حدیثِ کربلا
طالب جوہری

حدیثِ کربلا

سبیلِ سکینہؑ

حیدرآباد لطیف آباد، یونٹ نمبر ۸-۱

طالب جوہری

نام کتاب	:	حدیثِ کربلا
مصنف	:	علامہ طالب جوہری
اشاعتِ چہارم	:	۲۰۱۱ء
کمپوزنگ	:	مزمل شاہ
ناشر	:	مولانا مصطفیٰ جوہر اکیڈمی، کراچی
طباعت	:	سید غلام اکبر 0303265981
قیمت	:	۵۴۵/- روپیہ

رابطہ

فلیٹ نمبر 1، آصف پیلس، بی۔ ایس ۱۱، بلاک ۱۳

فیڈرل بی ایریا، کراچی، پاکستان

فون: ۰۲۱-۶۳۷۸۶۰۱

موبائل: ۰۳۳۳-۲۱۲۷۹۳۲

خدمت میں حاضری دینے لگے۔ ان میں شہر مکہ کے اصلی باشندے بھی تھے اور وہ بھی تھے جو حج وعمرہ کی غرض سے آئے تھے۔ یہ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ آپ کے بیانات سے استفادہ کرتے اور آپ سے سُنی ہوئی روایات کو تحریر کرتے تھے۔(۱)

عبداللہ بن زبیر

ان ملاقاتیوں میں عبداللہ بن زبیر بھی مسلسل امام حسین علیہ السلام سے ملنے کے لئے آیا کرتے تھے۔ ابن اعثم کے مطابق ابن زبیر پر امام حسین علیہ السلام کا مکہ میں قیام بہت گراں تھا۔ وہ خواہشمند تھے کہ اہل مکہ ان کی بیعت کرلیں لیکن امام حسین کے ہوتے ہوئے یہ سب ممکن نہ تھا۔ وہ اپنی اس خواہش کو چھپائے ہوئے امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں حاضری دیا کرتے تھے۔ ابن کثیر دمشقی کے مطابق ابن زبیر صبح و شام امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں آتے اور انھیں مشورہ دیتے کہ وہ عراق چلے جائیں اور کہتے کہ اہل عراق تو آپ کے اور آپ کے والد کے شیعہ ہیں(۲)۔

قبر خدیجہ کی زیارت

تعلیم وتزکیہ اور ہدایت وارشاد کے ساتھ قیام مکّہ کے ان دنوں میں آپ حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے مزار کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے اور گریہ فرمایا۔ انس بن مالک اُن کے ساتھ تھے۔ ان سے کہا کہ دور چلے جاؤ۔ پھر طولانی نماز پڑھی۔ پھر مناجات کی جن کا پہلا شعر یہ ہے۔

یـــا رب یـــا رب انـــت مـــولاہ　　　　فـــارحـــم عبیـــدا الیک مـــلـجـــاہ

پوری مناجات مقتلِ عوالم میں ہے۔(۳)

اہل بصرہ کے نام خطوط

بصرہ اور کوفہ عراق کے وہ دو اہم شہر تھے جن کے روابط دمشق سے اچھے نہیں تھے۔ انھیں

۱۔ الفتوح ج ۵ ص ۲۳، تاریخ کامل ج ۴ ص ۲۰

۲۔ البدایۃ والنہایۃ ج ۸ ص ۱۵۷

۳۔ مقتل عوالم ص ۲۰ طبع تبریز سن ۱۲۹۵ھ۔ فاضل مقرم نے اس واقعہ کو قیام مکہ کے دوران کا قرار دیا ہے۔

قتل و غارت اور معیشت کی ناکہ بندی کے ذریعہ عمومی طور پر شہری حقوق سے محروم کر دیا گیا تھا۔ ان دونوں علاقوں کے عام افراد بھی حکومتِ دمشق کے مقابلے میں شیعیانِ علی کے ساتھ تھے۔ اُس عہد کے کوفہ کا حاکم بصرہ کے حاکم کے مقابلہ میں نرم خو تھا لہٰذا یہاں مخالفینِ حکومت کو خفیہ اجتماعات کی سہولتیں میسر تھیں یہی سبب ہے کہ انھوں نے خفیہ اجتماع میں فیصلہ کر کے امام حسین علیہ السلام کو دعوت نامے ارسال کئے لیکن بصرہ میں سختی اور تشدد کی ہولناک فضا انھیں اجتماعات کی اجازت نہیں دیتی تھی البتہ عبدالقیس کی ایک شیعہ خاتون ماریہ بنت سعد کے گھر پر خفیہ اجتماعات ہو جایا کرتے تھے (۱)۔ اس خوفناک صورت حال میں اہالیانِ بصرہ کی طرف سے دعوت نامہ کا امکان نہ تھا لہٰذا امام حسین علیہ السلام نے قیام مکہ کے دوران بصرہ کے اشراف و معززین کو خط لکھا۔ ابن اثیر اور طبری کے مطابق مالک بن مسمع بکری، احنف بن قیس، منذر بن جارود، مسعود بن عمر، قیس بن ہیثم اور عمرو بن عبید بن معمر اور دیگر اشراف بصرہ کو ایک ہی متن کا خط تحریر کیا جس کا مضمون یہ تھا کہ کتاب و سنت ہی دین ہیں اور اس عہد میں سنت مردہ اور بدعت زندہ کی گئی ہے (۲)۔ اگرچہ طبری اور ابن اثیر نے صرف چھ افراد کے نام لکھے ہیں لیکن یہ خط ان مذکورہ افراد تک محدود نہیں تھا بلکہ بصرہ کے تمام اشراف و معززین کے نام تھے جیسا کہ خود طبری اور ابن اثیر اور ابن اعثم کوفی کی تحریروں سے واضح ہوتا ہے۔ امام کے خط کا متن یہ ہے۔ ﴿اما بعد فان الله تعالی اصطفی محمدا علی جمیع خلقه و اکرمه بنبوته و حباه برسالته ثم قبضه الیه مکرماً و قد نصح العباد و بلغ رسالات ربه و کان اهله و اصفیائه احق الناس بمقامه من بعده و قد تأمر علینا قوم فسلّمنا و رضینا کراهة الفتنة و طلب العافیة و قد بعثت الیکم بکتابی هذا و انا ادعوکم الی کتاب الله و الی نبیه فان السنة قد امیتت فان تجیبوا دعوتی و تطیعوا امری اهدکم الی سبیل الرشاد﴾ (۳)۔ اللہ نے تمام لوگوں کے درمیان سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اصطفاء کیا اور انھیں اپنی نبوت سے سرفراز کیا اور اپنی رسالت کے لئے منتخب کیا۔ پھر اس نے انھیں اپنی طرف کرامت کے ساتھ اٹھا لیا اور وہ بندوں کی ہدایت کر چکے تھے اور وہ اپنے رب کے سارے

۱۔ تاریخ کامل ج ۴ ص ۸

۲۔ تاریخ کامل ج ۴ ص ۹، تاریخ طبری ج ۴ ص ۲۶۶

۳۔ ناسخ التواریخ (حسینی) ج ۲ ص ۴۳

پیغامات پہنچا چکے تھے اوران کے بعدان کے مقام کے وارث ان کے اہل بیت ہیں جو منتخب لوگ ہیں۔ ایک گروہ نے ہم پر غلبہ پالیا تو ہم فتنہ سے بچنے کے لئے اور عافیت کی طلب میں صلح جوئی کی خاطر گھر بیٹھ گئے۔ میں تم لوگوں کو یہ خط بھیج رہا ہوں اور خدا اور رسول کی طرف تمھیں دعوت دیتا ہوں۔ اس وقت سنت مردہ کر دی گئی ہے۔ اور اگر تم میری دعوت کو قبول کرو اور میرے امر کی اطاعت کرو تو تم لوگوں کو راہ حق کی ہدایت کروں گا۔

طبری کا نقل کردہ خط اس سے کچھ مختلف ہے اور اس نے ایک جملہ اپنے مسلک کے مطابق داخل کر دیا ہے اس لئے ہم نے نقل نہیں کیا لیکن اسی خط میں ایک جملہ امام حسین علیہ السلام کے مسلک کا اعلان ہے۔ اسے ہم نقل کر رہے ہیں ﴿و بلغ ما ارسل به و کنا اهله و اولیائه و ورثته و احق الناس بمقامه فی الناس﴾ (۱)۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ سارے پیغامات پہنچائے جن کے لئے وہ بھیجے گئے تھے۔ ہم ان کے جانشین ہیں اوران کے وارث ہیں اور ہم، لوگوں میں رسول کی جانشینی کے سب سے زیادہ حقدار ہیں۔

سلیمان ابورزین

بعض لوگوں نے ابورزین کوان کی کنیت بتلایا ہے اور بعض کے خیال میں یہ ان کے والد کا نام ہے۔ ان کی والدہ کبشہ امام حسین علیہ السلام کی کنیز تھیں۔ ابورزین نے ان سے شادی کی اور سلیمان متولد ہوئے۔ امام حسین علیہ السلام نے انھیں خط دے کر اشرافِ بصرہ کی طرف روانہ کیا۔ انھوں نے یہ خطوط جن لوگوں تک پہنچائے ان میں سے منذر بن جارود عبدی نے انھیں خط کے ساتھ ابن زیاد تک پہنچا دیا۔ اور ابن زیاد نے کوفہ روانہ ہونے سے پہلے کی رات میں ان کو قتل کروا دیا پھر منبر سے لوگوں کو دھمکیاں دیں اور حسین کی نصرت سے منع کیا اور کوفہ کی طرف روانہ ہو گیا تاکہ امام سے پہلے اس شہر میں داخل ہو جائے۔ کہا جاتا ہے کہ منذر بن جارود کو یہ شبہہ تھا کہ یہ خط حسین کا نہیں ہے بلکہ ابن زیاد نے امتحان لینے کے لئے بھیجا ہے (۲)۔ سلیمان سلسلۂ کربلا کے پہلے شہید ہیں۔ زیارتِ ناحیہ میں ان کے قاتل کا نام سلیمان بن عوف حضرمی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ابن زیاد نے سلیمان ابورزین کو اس شخص کے ذریعہ قتل کروایا (۳)۔ احنف بن قیس نے

۱۔ تاریخ طبری ج ۴ ص ۲۶۶
۲۔ تاریخ طبری ج ۴ ص ۲۶۶
۳۔ بحارالانوار ج ۱۰۱ ص ۲۷۱

خط کے جواب میں امام کو صبر کی تلقین کی۔ اور جواب میں یہ آیت لکھ کر بھیج دی ﴿فاصبر ان وعد الله حق ولا یستخنفنك الذی لا یوقنون﴾ (۱)۔

یزید بن مسعود

یزید بن مسعود نے بنی تمیم، بنی حنظلہ اور بنی سعد اور دیگر کے قبیلوں کے ارباب حل وعقد کو طلب کیا اور انھیں ایک بلیغ تقریر کے ذریعہ امام حسین علیہ السلام کی نصرت پر آمادہ کیا۔ بنی حنظلہ اور بنو عامر نے حسین کی نصرت کا غیر مشروط وعدہ کیا اور قبیلہ بنی سعد نے کہا ہمیں اتنی مہلت دو کہ ہم آپس میں مشورہ کر لیں۔ آخر میں یزید بن مسعود نے ان سے کہا کہ اگر بنی امیہ سے مقابلہ نہیں کرو گے تو اللہ کی تلوار تمھیں چین سے بیٹھنے نہیں دے گی اور ہمیشہ تمھارے درمیان قتل و غارت اور خونریزی ہوتی رہے گی (۲)۔ یزید بن مسعود نے امام حسین علیہ السلام کو خط کا جواب لکھا کہ آپ کا خط مجھے مل گیا اور آپ نے جس چیز کی دعوت دی ہے میں اس سے آگاہ ہوا اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی نصرت ہی میں میری فلاح اور کامیابی ہے اور آپ ہی کی اطاعت میں حق کی اطاعت مضمر ہے۔ یقیناً اللہ زمین کو ایسے امام اور راہنما سے خالی نہیں رکھتا جو انسانوں کو خیر کی ہدایت کرے اور نجات کی راہ دکھلائے۔ آپ انسانوں پر خدا کی حجت اور زمین پر اس کی امانت ہیں۔ آپ شجر رسالت کی سرسبز شاخ ہیں۔ آپ ہمارے سر آنکھوں پر آئیں اور ہمارے ساتھ رہیں۔ قبیلۂ تمیم آپ کی فرماں برداری اور اطاعت کے لئے تیار ہے اور قبیلۂ سعد بھی آپ سے تعاون پر آمادہ ہے۔ میں نے آپ کا پیغام آتے ہی لوگوں کا دل کدورت سے صاف کر دیا ہے اور انھیں جہالت کی تاریکی سے نکال کر روشنی میں پہنچا دیا ہے۔ جب امام حسین علیہ السلام کے پاس اس کا خط پہنچا تو آپ نے اس کے حق میں دعا فرمائی کہ ﴿آمنك الله یوم الخوف و أعزّك و أرواك یوم العطش الأكبر﴾ خداوند عالم تجھے خوف سے محفوظ رکھے اور قیامت کی تشنگی میں تجھے سیراب کرے۔ یزید بن مسعود امام حسین علیہ السلام کے پاس جانے کی تیاریاں کر رہا تھا کہ

۱۔ سورۂ روم ۶۰، صبر کرو یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے اور وہ لوگ جو ایمان نہیں رکھتے ان کے سامنے اپنے کو خفیف نہ کرو۔ اس آیت کے استشہاد سے یہ پتہ چلتا ہے کہ احنف امام کو صحیح جانتے ہوئے بھی ان کی پیروی نہیں کرنا چاہتا اور انھیں ان کے اقدام سے روکنا چاہتا ہے۔ اس لہجہ میں جو گستاخی اور کج عقیدگی پوشیدہ ہے وہ صاحبان فکر کے لئے ظاہر ہے۔

۲۔ لہوف مترجم ص ۵۶

اسے امام اوران کے ساتھیوں کی شہادت کی اطلاع موصول ہوئی۔ راویوں کا بیان ہے کہ یزید بن مسعود اوراس کا قبیلہ شہادت سے محروم ہونے پر ہمیشہ ہی افسوس کرتا رہا(۱)۔

یزید بن نبیط

یزید بن نبیط کا شمار بصرہ کے معززین میں ہوتا تھا۔ انہوں نے بھی امام حسین علیہ السلام کے خط پر لبیک کہی۔ ان دنوں بصرہ میں ماریہ بنت سعد نامی قبیلہ عبدالقیس کی ایک پرہیز گار خاتون کا گھر آل محمدؐ کے چاہنے والوں کی سرگرمیوں کا مرکز تھا۔ یزید بن نبیط کا تعلق بھی قبیلہ عبدالقیس سے تھا۔ وہ ماریہ کے گھر گئے اور وہیں انھوں نے اپنے دس جوان اور بہادر بیٹوں اور دوستوں سے خطاب کیا اور انھیں یہ بتلایا کہ وہ یہ طے کر چکے ہیں کہ بصرہ سے مکہ کا سفر اختیار کریں گے تاکہ امام حسین کی خدمت میں پہنچ سکیں۔ ان کے دو بیٹوں عبداللہ اور عبیداللہ نے اس کا ساتھ دینے کا فیصلہ کیا اور دوسروں نے عبداللہ بن زیاد سے خوف کا اظہار کیا کہ اگر اسے معلوم ہوگیا تو وہ ہلاک کرنے میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں کرے گا۔ ابن نبیط نے جواب دیا کہ خدا کی قسم مجھے اپنے دو بہادر فرزندوں کی موجودگی میں دشمن کا کوئی خوف نہیں ہے۔ یزید بن نبیط اپنے دونوں بیٹوں کے ساتھ بہت تیز رفتاری سے مکہ پہنچے۔ وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ امام حسین علیہ السلام مضافاتِ مکہ میں ابطح کے مقام پر قیام پذیر ہیں تو وہ ابطح کی طرف چلے گئے۔ وہاں لوگوں نے یہ بتلایا کہ امام حسین علیہ السلام ان کی ملاقات کو گئے ہوئے ہیں۔ وہ مکہ پلٹے اور اپنی قیام گاہ پر امام کی ملاقات سے شرف یاب ہوئے۔ امام کو اپنے انتظار میں بیٹھا دیکھ کر اس آیہ مبارکہ کی تلاوت کی ﴿بفضل الله و برحمته فبذلك فليفرحوا﴾(۲)۔ امام نے ان کے لئے دعائے خیر فرمائی۔ وہ ہمرکاب رہے اور کربلا میں اپنے دو بیٹوں کے ساتھ شہید ہوئے(۳)۔

کوفہ کی صورت حال

اہل کوفہ کو یہ خبر مل چکی تھی کہ امام حسین علیہ السلام نے یزید کی بیعت سے انکار کر کے مکہ کا

۱۔ لہوف مترجم ص ۵۶
۲۔ سورۂ یونس ۵۸
۳۔ نفس المہموم ص ۹۲